سخنہائے گفتنی

المجلس الفقہی کے قیام کا باضابطہ اعلان............ یا مرحبا

گزشتہ شمارہ میں ہم نے المجلس الفقہ الاسلامی کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا تھا کہ اس طرح کی مجالس کراچی کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی قائم کی جائیں گی اور پھر ایک مرکزی مجلس کا قیام عمل میں آئے گا۔ اب اس مجلس کے قیام کا اخبارات میں باضابطہ اعلان ہو گیا ہے۔ مختلف تنظیموں کی جانب سے اس کے خیر مقدمی بیانات شائع ہوئے ہیں اور علماء کی ایک بڑی تعداد نے اس کے قیام کو سراہا ہے۔

کراچی میں قائم ہونے والی مجلس کے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ اس کا اجلاس سال میں ایک بار ہوا کرے گا' ہمارے خیال میں یہ عرصہ بہت طویل ہے بلکہ ایسی مجلس جسے جدید فقہی مسائل کے حل کے لئے قائم کیا گیا ہو کے اجلاس ہر ماہ ہونے چاہئیں۔ ہر چند کہ اراکینِ مجلس میں چند فاضل علماء کے اسماء گرامی شامل ہیں مگر بعض جید علماء کو نہ معلوم وجوہات کی بناء پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی' حضرت علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی' حضرت علامہ محمد حسن حقانی' حضرت علامہ مفتی سید محمد یوسف شاہ صاحب بندیالوی' حضرت علامہ مفتی خالد محمود۔ لاہور سے حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی' حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری' ملتان سے حضرت علامہ مظہر سعید صاحب کاظمی' پشاور سے حضرت علامہ محمد امیر شاہ صاحب گیلانی' ہری پور ہزارہ سے حضرت علامہ قاضی عبدالدائم' کراچی کی قدیم مرکزی دینی درسگاہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتی عبدالعزیز حنفی و دیگر علماء کو شامل نہ کرنا ایک سوالیہ نشان چھوڑتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے دیگر صوبوں کے جن علماء کرام کے نام پریس ریلیز میں بطور ممبر پیش کئے گئے ہیں ان سے بھی زیادہ بلند مرتبہ علمی و فقہی شخصیات ملک میں موجود ہیں مگر نہ جانے کن اسباب کی بناء پر ایک ڈھیلی ڈھالی سی مجلس کی تشکیل پر اکتفاء کرتے ہوئے اسی کو غنیمت سمجھا گیا ہے۔

ہماری رائے میں مرکزی سطح پر قائم ہونے والی مجلس الفقہ الاسلامی کا سربراہ حضرت علامہ محمد حسن حقانی' حضرت علامہ مفتی ظفر علی نعمانی' حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی' حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب حضرت علامہ غلام رسول سعیدی یا حضرت علامہ نصر اللہ خان صاحب جیسی کسی بزرگ شخصیت کو ہونا چاہئے تاکہ فقہی مسائل و معاملات پر بے لاگ اور وقیع علمی آراء سامنے آسکیں اور کوئی منصبی مصلحت' تو ظیفی حکمت یا مراعاتی مجبوری اصدارِ فتویٰ اور اظہارِ حق میں حائل نہ ہونے پائے۔